نظرات

آجکل ڈنکل تجاویز پر بھارت کی تمام حزب مخالف جماعتیں ایک آواز ہو کر عوام کو اس کے مضرات کے بارے میں زور و شور کے ساتھ بتا رہی ہیں کہ حکومت ہند اس کو بغیر سوچے سمجھے اپنے ملک میں لاگو کرنے کے لیے ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۹۴ کو مراقش میں اس پر دستخط نہ کرے۔ جنتا دل، کیونسٹ پارٹیاں، سماج وادی بھارتیہ جنتا پارٹی سب ہی نے حکومت ہند کو ڈنکل تجاویز کو نہ ماننے کے لئے کہا ہے اور اس کے لئے ۶ اپریل کو بھارتیہ جنتا پارٹی نے دہلی میں ایک بڑی ریلی کا بھی اہتمام کر ڈالا۔

یہ ڈنکل تجاویز ہے کیا؟ اس کے بارے میں عوام الناس کو ابھی تک کوئی معلومات نہیں ہے۔ ایک طرف حکمراں پارٹی کے ممبران کا دعویٰ ہے کہ ڈنکل تجاویز ملک کے مفاد میں ہے اس سلسلے میں مسٹر راجیش پائلٹ کا بیان ہے کہ ڈنکل منظور کرنے سے ملک کے کسانوں کا کوئی نقصان نہیں ہوگا انہوں نے کہا کہ دنیا کے بازار میں بھارت کو بنائے رکھنے کے لئے راؤ حکومت کو بھی دستخط کرنے ہوں گے۔ وزیر تجارت جناب پرنب مکرجی نے کہا کہ نئے گیٹ معاہدے پر خاص طور پر کی گئی وضاحت کہ اس کے اندر دی گئی نکات زیادہ تر بھارت کے مفاد میں ہیں اور خاص کر کسان برادری کو فائدہ پہونچے گا۔ ہمارے ملک کے مال کی برآمد سے زر مبادلہ (فارن اکسچینج) میں اضافہ ہوگا۔ اور حزب اختلاف کا یہ خیال یا الزام غلط ہے کہ کسانوں کو بیج مہنگا ملے گا۔

اس کے برعکس حزب اختلاف کے لیڈروں کا کہنا ہے کہ ڈنکل تجاویز ماننے سے بھارت کی مالی حالت پر کافی برا اثر پڑے گا۔ بھارت کی صنعتیں غیر ملکی کمپنیوں کے قبضے میں آجائیں گی۔ ڈنکل تجاویز کے مطابق ملک میں گندم کی ضرورت نہ ہونے پر بھی سالانہ غیر ملکوں سے تین فیصد گندم ضرور درآمد کرنا پڑے گی۔ ڈنکل تجاویز سے ملک کے چھوٹے درمیانی درجے کے کارخانوں کو بھاری نقصان پہونچے گا۔ ان ہی تجاویز کے ذریعہ بھارت کو بڑے کارخانوں کے شیئر سستے داموں غیر ملکی کمپنیوں کو بیچنے ہونگے۔ سابق وزیر اعظم چندر شیکھر، بھارتیہ جنتا پارٹی کے جناب اٹل بہاری باجپئی، ایل کے ایڈوانی، جنتا دل لیڈر

[illegible] یادو کے خیال میں ڈنکل تجاویز کی منظوری کی صورت میں عام آدمی کے لئے کم ... سب کی صنعتیں اور کسانوں کی اقتصادی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے گی ملک کی ... کے تحفظ کرنے میں سرکار کی ناکامی کے خلاف حزب اختلاف نے اظہار ناراضگی کیا۔ شری ... کہتے ہیں کہ چند ملکوں پر بنیادی گیٹ پیکیج کو تبدیل کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ اگر کوئی بھی ملک معاہدے میں تبدیلی کرانے کی کوشش کرتا ہے تو تمام ۱۱۷ ملک مزید نظر ثانی کے لئے اپنی تجاویز رکھیں گے۔ پرنب مکرجی کا کہنا یہ بھی ہے کہ اس معاہدے سے ہماری برآمدات میں دو ارب ڈالر کا اضافہ ہو جائے گا۔ بھارت میں ڈنکل تجاویز ماننے یا نہ ماننے کے متعلق جو زور و شور سے پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اس کے پس منظر میں ہم یہ بتانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ڈنکل بہ نام ہے کیا؟ آرتھر ڈنکل ڈاؤن ہیں وہ ایک وکیل ہیں شری منموہن سنگھ کی طرح ماہر اقتصادیات نہیں ہیں ڈنکل کے اقتصادی نسخوں کے عقب میں ایک بھارتی ماہر اقتصادیات ڈاکٹر جگدیش بھگوتی کا دماغ کام کر رہا تھا۔ ڈنکل نے تو ان تجاویز کو صرف قانونی شکل ہی دی ہے۔

ہمارے خیال میں ڈنکل تجاویز کی منظوری ان لوگوں کی خواہشات کی تکمیل کا مرحلہ ہے جنہوں نے ایجادات ہی کو ضرورت سمجھ لیا ہے۔ جب عوام ضروریات زندگی کو بھول چکے ہوں اور وہ ایجادات ہی کو زندگی کا حصول سمجھتے ہوں تو پھر ڈنکل پر شور مچانا ہی لاحاصل بات ہے حکومت کی مجبوری ہے کہ عوام کی ضروریات کو فراہم کرنے کے لئے زرمبادلہ کے حصول کے ذرائع مہیا کرنے بہت ہی اہم و مقدم ہیں۔ اگر وہ ڈنکل تجاویز پر دستخط کرنے سے حاصل ہوتے ہیں تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔ ۱۹۸۵ء میں جناب راجیو گاندھی کے وزیر اعظم بننے کے بعد بھارت نے اپنی منڈیوں کے دروازے غیر ملکیوں کے لئے کھولے۔ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۲ء کے ۱۲ اہم برسوں میں حکومت کے بیلنس شیٹ سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت ہند کی دینداری اس کے سرمائے سے ایک لاکھ بیس ہزار کروڑ روپئے زیادہ ہو گئی جس کا مطلب ہے کہ حکومت کا خرچ قابو سے باہر ہو گیا۔ حکومت کے ذمہ ۱۹۸۰ء میں ۵۰ ہزار کروڑ روپیہ قرض تھا جو ۱۹۹۲ء میں تین لاکھ ۹۹ ہزار کروڑ روپیہ ہو گیا۔ روپیہ کی موجودہ قیمت کے لحاظ سے یہ رقم ۵ لاکھ ۹۰ ہزار کروڑ روپے بنتی ہے۔ غیر ترقیاتی خرچ اس عرصہ میں چھ گنا بڑھ گیا۔ بھارت سرکار پر سود کا خرچ ۱۳ گنا بڑھ چکا ہے جس کی وجہ سے افراط زر ہوا اور روپے کی قیمت گری اور مالیاتی خسارہ بڑھا۔ ہمارا غیر ملکی